بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۱	۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش	۱۵ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ	۲۰ ماہ فروری ۱۹۴۳ء	نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے:۔

چودھری مظفر الدین صاحب مبلغ جلسہ سالانہ کے بعد سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں:۔

درخواست ہائے دعا۔ (۱) چودھری قمر الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول کے بھائی جمال الدین صاحب اور مشتاق احمد صاحب محلہ دار العلوم کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) ایم رشید احمد خان صاحب اوکاڑہ بیمار رہیں (۳) محمد جمیل صاحب افریقی قادیان بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ (۴) والدہ صاحب شیخ غلام مجتبیٰ صاحب آف مریدکے بیمار ہیں (۵) میاں محمد وارث صاحب حجام قادیان بعارضہ درد سینہ بیمار رہیں۔ ... صادق متعلم خالصہ کالج امرتسر کی امتحان ...

الفضل قادیان — ۱۵ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

ہرچہ برخود نمی‌پسندی بر دیگراں مپسند

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی ایک خاص علامت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہ پسند کرتا ہے۔ جو خود اپنے لئے اسے پسند ہو۔ مگر اس زمانہ کے مسلمانوں نے جہاں اسلام کی دیگر خصوصیات کو مٹا دیا ہے۔ وہاں اس کو بھی نظر انداز کر رکھا ہے دوسرے کے ساتھ سلوک کرتے وقت اس کے جذبات اور احساسات کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ اور اس بات کو بھلا دیا جاتا ہے کہ جس کے بارہ میں بات کی جا رہی ہے۔ اس پر اس کا کیا اثر ہو گا۔ لیکن جب اپنے سر پر پڑتی ہے۔ اور کوئی ویسا ہی حملہ کرتا ہے۔ تو رواداری۔ شائستگی اور اخلاق و تہذیب کے الفاظ یاد آتے ہیں:۔

یہ سطور لکھنے کا محرک معزز شیعہ معاصر "سرفراز" لکھنؤ کا ایک مضمون ہے۔ جو اس نے ۵ فروری ۱۹۴۳ء کے پرچہ میں "اخبار مدینہ کی دریدہ دہنی" کے عنوان سے لکھا ہے۔

ہمارے معاصر کو شکوہ ہے۔ کہ اخبار "مدینہ" کے بعض پرچوں میں "عزاداروں اور ماتمداروں پر چھچھورے ذاتی حملے کئے ان کے مذہبی معتقدات و رسوم کا مضحکہ کیا گیا۔ اور انہیں خارج از اسلام۔ نیز یہودی وغیرہ بتایا گیا"۔ "مدینہ کی سوقیانہ روش" کے ثبوت میں معزز معاصر نے ایک نظم کے بعض اشعار "مدینہ" سے نقل کئے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ "یہ نظم شروع سے آخر تک ملک کے کروڑوں عزادارانِ حسین کے لئے انتہائی دل آزارانہ و توہین انگیز ہے"۔

اس نظم میں شاعر نے مجالسِ عزا اور محرم کی دیگر تقریبات میں شریک ہونے والوں کے متعلق بیان کیا ہے۔ کہ وہ کسی نیکی کی نیت سے نہیں۔ بلکہ فسق و فجور کے ارادہ اور بدی و بدکاری کے لئے ایک موزوں موقعہ سمجھکر ان میں شامل ہوتے ہیں۔ اور دراصل یہ اجتماع پُرہوس افراد کے اژدہام ہوتے ہیں۔ اور ایسے ایسے کاروبار کئے جاتے ہیں۔ کہ جنہیں دیکھ کر شیطان کا خون بھی خشک ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ:۔

ہم اس احتجاج میں معاصر "سرفراز" کے ساتھ متفق ہیں۔ معاصر "مدینہ" میں شائع شدہ نظم واقعی قابل اعتراض ہے۔ اس

میں مندرجہ باتوں کے صحیح یا غلط ہونے کے سوال کو ہم زیر بحث نہیں لاتے۔ لیکن اتنا ضرور ہے۔ کہ ان کا اس رنگ میں بیان ہمارے نزدیک ناموزوں ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے بطور نمونہ بھی ان اشعار کو نقل کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ دوسرے مسلمان فرقہ کی واقعات پر مبنی یا مفروضہ کمزوریوں کو اس طرح عریانی کے ساتھ پریس میں لانا متانت و سنجیدگی کے خلاف ہے۔ لیکن جہاں اس موقعہ پر ہم معاصر "سرفراز" کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ وہاں اس سے اور اس کی وساطت سے تمام شیعہ اصحاب

سے بھی ایک ضروری گزارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

شیعہ اصحاب کی طرف سے منعقدہ مجالس عزا اور محرم کی دیگر تقاریب کو اگر معاصر مدینہ میں بیان کردہ قباحتوں سے پاک بھی سمجھا جائے۔ تو بھی اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کا ایک کثیر طبقہ ایسا ہے۔ جو مذہبی نقطۂ نگاہ سے ان کو ناجائز سمجھتا ہے۔ اور پھر معاصر سرفراز بھی یقیناً اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو اچھی تقاریب میں بھی نیک نیتی سے شامل نہ ہوتے ہوں۔ لیکن اس واقعہ اور امکان کے باوجود ایسے لوگوں کی ایسی حرکات و اعمال کے متعلق معاصر "مدینہ" کا بدظنی سے کام لینا اور ان کی نیتوں پر اس کا اعتراض معاصر "سرفراز" کو ناگوار ہے۔ اور جب "مدینہ" پر اس کی خفگی کا اصل باعث یہی ہے۔ کہ معاصر نے اس کے نزدیک عام عزاداروں اور ماتمداروں کے نیک اعمال کے متعلق بدظنی سے کام لیا۔ تو اسے یہ بھی تو سوچنا چاہئیے۔ کہ خود اس کا اور دیگر شیعہ اصحاب کا اسلام کے مسلمہ بزرگوں کے متعلق بدظنی سے کام لینا کہاں تک درست ہے۔ شیعہ اصحاب

[اہل] تشیع جو کچھ کہتے رہتے ہیں۔ اور اس وقت تک کہہ چکے ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کے لئے کس قدر تکلیف دہ اور دل آزار ہو سکتا ہے۔ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ جب معاصر "سرفراز" عام "عزاداروں اور ماتمداروں" کے لئے اس قدر نازک احساسات رکھتا ہے۔ تو دوسروں کے واجب التعظیم اور مسلمہ بزرگوں کے بارہ میں بھی تو اس کی حس کی نزاکت اسی طرح قائم رہنی چاہئیے:۔

ہم اپنے معاصر کے ساتھ اس احتجاج میں شریک ہیں کہ معاصر مدینہ اور دوسرے مسلم اخبارات کو عام عزاداروں اور ماتمداروں کے اعمال پر اختلاف رائے کے باوجود بدظنی نہ کرنی چاہئیے۔ اور ہرگز ہرگز چھچھورے ذاتی حملے نہ کرنے چاہئیں۔ اور اسی اصول کی بنا پر ہم امید نہیں یقین رکھتے ہیں۔ کہ معاصر "سرفراز" خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام کے بارہ میں اہل التشیع کی بدظنی۔ تبرہ بازی توہین انگیزی اور دل آزاری کے خلاف احتجاج میں ہمارے ساتھ شریک ہو گا۔ اور اس کے خلاف پورے زور سے آواز بلند کرے گا۔ ورنہ ہم اسی کے الفاظ میں اس کی روش کے خلاف انصاف پسند دنیا کو متوجہ کریں گے۔ "کہ وہ دیکھے اور فیصلہ کرے کہ سرفراز کی روش اسلامیت سے کس قدر بعید ہے"۔

مضمون کے آخر میں معاصر "سرفراز" نے لکھا ہے۔ کہ "یہ شاعر اپنی اس نفسیاتی بیماری کے ماتحت شب قدر۔ جمعۃ الوداع۔ عید فطر عید حج اور ایسے ہی دوسرے مقدس ایام میں بھی مسلمان مرد و زن کے اجتماع میں ایسی ہی جنسی رنگ رلیاں دیکھتا ہو گا۔ جن کا اس نے محرم کے لئے تذکرہ کیا ہے" اور کہ "عرس و فاتحہ کے میلوں۔ حال و قال کی محفلوں اور چادروں اور گاگروں کا کیا ذکر جہاں کہ واقعتاً ہر طرح کے لوگ مجتمع ہوتے ہیں"۔

اس بارہ میں ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ ایک فرد واحد کی کسی ایک حرکت سے مشتعل ہو کر اس کا تمام اسلامی دنیا کے مقدس و متبرک اجتماعات کے بارہ میں ایسے رنگ میں اعتراض کرنا کہ گویا وہ خود مسلمانوں سے الگ قطعاً مناسب نہ تھا۔ اور اس کی یہ حرکت ہر معقول پسند انسان کے نزدیک ایسے ہی مذموم ہے جیسے وہ مدینہ کی حرکت کو مذموم خیال کرتا ہے

یہ مانتے ہیں۔ کہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابۂ کبار نیک اعمال تو بے شک کرتے تھے مگر نیک نیتی سے اور نیکی کے خیال سے نہیں۔ بلکہ منافقت اور بدنیتی کے ساتھ کرتے تھے۔ اور اب کہ "عام شیعوں کے بارہ میں ایک انفرادی بدظنی اس کے لئے اس قدر تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ اسے اس تکلیف کا خود بھی احساس کرنا چاہئیے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بزرگ صحابہ کے مسلمہ طور پر نیک اعمال کے بارہ میں شیعوں کی بدظنی اور علانیہ طور پر ان کو بیان کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کے دل کو پہنچتا ہے

اور اس کا احساس کر کے نہ صرف خود اس ایذا دہی سے آئندہ باز رہنا چاہئیے۔ بلکہ دوسرے شیعہ اصحاب کو بھی اس سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہئیے:۔

پھر اس کے ساتھ ہم معاصر "سرفراز" سے یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت جبکہ اس "انتہائی دل آزار اور توہین انگیز" نظم کو پڑھ کر شیعوں کے قلوب کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ اور انہیں دلی اذیت پہونچی ہے۔ وہ بآسانی اس رنج۔ تکلیف اور اس دکھ و درد کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جو اسلام کے جلیل القدر بزرگوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کے بارہ میں ان کی سخت کلامی اور تبرہ بازی سے تمام غیر شیعہ دنیا کے قلوب کو ہوتا ہے۔ "عزاداروں اور ماتمداروں پر بدظنی اور ان پر چھچھورے ذاتی حملے" بے شک بہت بری بات ہے لیکن انہیں خدا کے لئے کبھی یہ بھی تو سوچنا چاہئیے کہ دنیائے اسلام کے درخشندہ گوہروں آسمانِ رسالت کے ستاروں اور نور ہدایت کے فدائی پروانوں کے متعلق اہل

شرک کا علاج سورۂ اخلاص ہے

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ہیں گنہ بے حد و عد — شرک ہے پر سب سے بد
اور علاج اس زہر کا — قُل ھُوَ اللہُ اَحَد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایڈریس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پتہ برائے خط و کتابت ۲۰ ماہ تبلیغ سے معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجیجی سچے۔ آر۔ سندھ ہو گا:۔

خلافت اور شیعہ امامت

جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر جناب قاضی محمد نذیر صاحب مبلغ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر کی۔ اس کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ یہ اس کی دوسری قسط ہے۔ (ایڈیٹر)

خلافت کے متعلق جو اصل میں نے بیان کیا ہے اس کی تائید حضرت علیؓ کا وہ خطبہ بھی کرتا ہے۔ جو آپ نے اس وقت دیا۔ جبکہ قوم آپ کو خلیفہ منتخب کرنا چاہتی تھی آپ نے اس میں فرمایا۔ دعونی والتمسوا غیری فانا مستقبلون امراً لہ وجوہ والوان لا تقوم لہ القلوب ولا تثبت علیہ العقول وان الآفاق قد اغامت والمحجۃ قد تنکرت واعلموا ان اجبتکم رکبت بکم ما اعلم ولم اصغ الی قول القائل وعتب العاتب وان ترکتمونی فانا کاحدکم ولعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم وانا لکم وزیراً خیر لکم منی امیراً۔ (نہج البلاغۃ مطبوعہ طہران صفحہ ۵۶) کہ مجھے چھوڑ دو۔ اور (خلافت کے لئے) کوئی اور آدمی تلاش کرلو۔ کیونکہ ہم ایک ایسے امر کا سامنا کرنے والے ہیں جس کی مختلف صورتیں اور رنگ ہیں جس کے لئے نہ دل قائم ہیں۔ اور نہ اس پر عقلوں کو ثبات حاصل ہے۔ اور بے شک آفاق پر (فتنہ کے) بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور راستہ کی شکل بدل چکی ہے۔ اور جان لو۔ کہ اگر میں تمہاری بات (خلیفہ منتخب ہونا) قبول کرلوں۔ تو تمہیں ایسے امور برداشت کرنا پڑیں گے۔ جنہیں میں اپنے علم کے مطابق (درست) پاتا ہوں۔ اور اس صورت میں میں کسی کی بات پر کان نہیں دھرونگا۔ اور نہ کسی ناراض ہونے والے کی ناراضگی کی پرواہ کرونگا۔ اور اگر تم مجھے چھوڑ دو۔ (خلیفہ منتخب نہ کرو) تو میں تمہارے جیسا ایک فرد (امت) ہوں اور امید ہے کہ میں تم سے بڑھ کر اس شخص کا فرمانبردار اور اطاعت گذار ہوں گا۔ جسے تم اپنے امر (خلافت) کا والی انتخاب کرو۔ اور میں تمہارے لئے وزیر بہتر ہوں بہ نسبت اس کے کہ تمہارا امیر ہوں۔

اس خطبہ سے جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کمال بے نفسی اور خلافت سے بے رغبتی کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں اس بات کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ کہ آپ مشورہ اور انتخاب سے قائم ہونے والی خلافت کو برحق یقین کرتے تھے۔ اطوع کا لفظ عربی زبان میں سب سے بڑھ کر اطاعت کرنے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے تئیں خلافت بلافصل کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی یقین کرتے۔ تو کسی دوسرے خلیفہ کی جسے لوگ منتخب کریں۔ اطاعت کرنے کا اعلان نہ فرماتے۔

سید ذاکر حسین صاحب جو شیعوں کے ایک عالم ہیں نہج البلاغۃ کے اردو ترجمہ "نیرنگ فصاحت" میں اس خطبہ کے متعلق ایک نوٹ لکھتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خطبہ میں خلافت سے اکراہ کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ صرف بیعت سے اکراہ فرمایا ہے۔ خلیفہ تو آپ مطابق نصوص تھے ہی مگر ظاہری بیعت کو حرص و طمع کا موجب سمجھتے تھے۔ اس لئے بیعت سے اکراہ فرمایا۔ تاکہ لوگ آپکی خلافت کے مکلف نہ ہوں۔ سید ذاکر حسین صاحب کا یہ نوٹ پڑھ کر مجھے سخت تعجب ہوا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ ہرگز ایسے خیال کا متحمل نہیں۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی رسول تھے تو کیوں وہ لوگوں کو اپنی خلافت کا مکلف بنانے سے ڈرتے تھے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیعوں کے خیال کے مطابق انہیں خلیفہ بلافصل قرار دے کر لوگوں کو ان کے خلیفہ تسلیم کرنے کے لئے مکلف بنا دیا ہوا تھا۔ پھر میرا تعجب سید صاحب کے نوٹ کے متعلق اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جبکہ نہج البلاغہ میں ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک اور خطبہ بھی موجود پایا جاتا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا (نہج البلاغہ مطبوعہ طہران صفحہ ۵۶) خدا کی قسم نہ مجھے خلافت کی رغبت تھی۔ اور نہ ولایت کی کوئی حاجت لیکن تم لوگوں نے مجھے اس کی دعوت دی۔ اور اصرار کرکے اس منصب کی قبولیت پر آمادہ کیا۔ یہ خطبہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ سید ذاکر حسین صاحب کی پیشکردہ بات صحیح نہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یقیناً خلافت اور ولایت کے لئے کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ نہ اس کے لئے اپنے نفس میں کوئی حاجت محسوس کرتے تھے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت کے لئے وصیت فرمائی ہوتی۔ تو ایسی وصیت کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا مومن کامل کیسے خلافت کے متعلق اپنی عدم خواہش کا اظہار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کو رد کر دیتا اور انتخاب کے طریق کو قبول کر لیتا۔ سوا اسکے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت بلافصل پر قرآن مجید کی آیت استخلاف اور خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت گواہ ہے اللہ تعالےٰ سورۃ نور میں فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا (سورۃ نور) کہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور اعمال صالح بجا لائے۔ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسے کہ خلیفہ بنایا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گزرے۔ اور ضرور مضبوط کرے گا ان کے لئے ان کا دین جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ضرور بدل دے گا ان کو ان کے خوف کے بعد امن کی حالت سے۔

اس آیت میں خلافت موعودہ کی یہ علامات بیان کی گئی ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ دین کو مضبوط کیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دیا جائے گا۔ اب یہ دونوں علامتیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر حرف بحرف صادق آتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عرب میں ایک طرف فتنہ ارتداد پیدا ہوا۔ تو دوسری طرف مدعیان نبوت کاذبہ کھڑے ہو گئے اور دین متزلزل ہو گیا۔ اور چاروں طرف خوف و ہراس کے بادل چھا گئے۔ اس نازک وقت میں خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کرکے ان کے ہاتھ سے ان فتنوں کا استیصال کیا۔ اور گرتے ہوئے دین کو تھام کر کمال تمکین عطا فرمائی۔ پس آپ کے زمانہ میں خوف کی حالت کا پیدا ہو جانا۔ اور پھر اس خوف کا امن سے تبدیل ہو جانا خدا تعالےٰ کی ایک فعلی شہادت ہے۔ جو آپ کی خلافت بلافصل پر روشن گواہ ہے اللہ تعالےٰ کی یہ فعلی شہادت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس بشارت امن کا اتم و اکمل مصداق ثابت کر رہی ہے۔ پس قرآن مجید کی اس نص قطعی کی رو سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل ثابت ہوتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تو فتنوں کی آماجگاہ بنا رہا ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کو کامل امن نصیب نہیں ہوا۔ پس آپ اس موعودہ بشارت امن کے کامل مصداق قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاً بعد حضرت ابوبکرؓ ہی اس کے اتم اور اکمل مصداق ہیں۔ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو اس آیت کا اتم اور اکمل مصداق تسلیم نہ کیا جائے۔ تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس آیت میں جو وعدہ مومنوں سے فرمایا تھا اسے پورا نہ کیا۔ خدا کی شان ہے۔ کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نص قرآنی کو سر الخلافۃ میں اسی رنگ میں شیعہ صاحبان کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر شیعہ صاحبان اس کے بالمقابل آجتک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے ثبوت میں کوئی ایسی نص قرآنی پیش نہیں کر سکے۔

ہاں اس نص کے بالمقابل لاجواب ہو کر وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تو روحانی تھی۔ سو اگر ان کی یہ بات درست ہے۔ تو پھر شیعوں کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر خلافت علی کو غصب کرنے کا الزام بے معنی ہے۔ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روحانیت کو غصب کر لیا تھا۔ روحانیت کا تعلق تو دل سے ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے کامل مومن سے کون چھین سکتا تھا۔ پس شیعہ صاحبان نے جو غصب خلافت کا الزام دیا ہے۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ وہ خود بھی خلافت کو ایک امر انتظامی بھی مانتے ہیں۔ اور ان کا یہ اقرار بھی درحقیقت خدا کی اس فعلی شہادت کا اقرار ہے۔ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کی تائید میں ظاہر ہوئی ٭

(باقی)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر اور برطانوی مدبرین

لنڈن ۱۰ فروری۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے ۱۱ جون ۱۹۴۰ء کو اٹلی کی جنگ میں شمولیت کے موقعہ پر جو تقریر شملہ سے براڈ کاسٹ کی تھی۔ لارڈ زٹلینڈ نے اسے دلچسپی سے پڑھا ہے۔ اور اس پر مسرت کا اظہار فرمایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس سے جس روحانی بصیرت کا اظہار ہوتا ہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ لارڈ بلینز برو نے اس تقریر کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے چودھری صاحب کی قوت بیانیہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ تقریر نہائت فصیح دلکش اور پُر شوکت ہے۔ اور اس چیز نے مجھ پر بہت اثر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اتحادیوں کے مقاصد کا واضح طور سے دنیا پر اعلان کر دیا ہے۔ اور ایک ایسی روح کا اظہار کیا ہے۔ جو انسان کو نیکی اور انصاف کی خاطر لڑی جانے والی جنگ کے لئے ابھارتی ہے۔ ہمیں آخری فتح کے لئے فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لارڈ برڈوڈ نے فرمایا۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر فی الحقیقت پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔

رپورٹ مساعی خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا (جولائی) ۱۳۲۱ ہش

شعبہ خدمت خلق۔ دارالرحمت۔ غرباء کے لئے گندم اکٹھی کی گئی۔ ایک مریض کی ہسپتال میں تیمارداری کی جاتی رہی۔ ناصر آباد۔ محلہ کی صفائی کی جاتی رہی۔ اور بعض قابل امداد اشخاص کے مکانوں پر مٹی ڈالی جاتی رہی۔ دارالشیوخ۔ ایک بڑھیا کے گھر کھانا پہنچایا جاتا رہا۔ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بعض جنازوں کی تکفین و تدفین میں مدد دی گئی۔ دارالفتوح بعض بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک میت کی تکفین و تدفین میں حصہ لیا گیا۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالشیوخ کے لئے کپڑے اکٹھے کئے گئے۔ بعض بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ دارالفضل۔ محلہ میں پہرہ کا انتظام کیا گیا۔ بعض جنازوں میں شمولیت اختیار کی گئی۔ دارالبرکات شرقی۔ ایک محتاج کی کھانے اور نقدی سے مدد کی گئی۔ اور ایک جنازے میں شرکت کی گئی۔ دارالبرکات مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ بعض مریضوں کی تیمارداری کی جاتی رہی۔ بعض مریضوں کی تیمارداری کی جاتی رہی۔ بعض مسافروں کا بوجھ اٹھا کر منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ ایک عورت کو سودا لا کر دیا گیا۔ ایک بیمار کی ہسپتال سے پٹی کرائی گئی۔ بعض مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ مسجد میں سائبان لگایا گیا۔ ایک جنازہ کی تکفین و تدفین میں حصہ لیا گیا۔ اور بعض بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ مسجد مبارک۔ فسٹ ایڈ کا کام ۱۲ خدام سیکھتے رہے۔ دو نابینوں کو بارش میں ان کے گھر پہنچایا گیا۔ ایک جنازہ کی تجہیز و تکفین کی گئی ایک مریض کی تیمارداری کی گئی۔ اور ایک بیکار کو ملازم کرایا گیا۔ مسجد فضل۔ دو خدام نے ایک دو بتے

جن دوستوں کو ڈاکخانہ اور بینکوں روپیہ کھولنے کے بعد سود کی رقم ملتی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ اس رقم کو اشاعت اسلام کیلئے بھیجدیں

وصیات

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۷۳:- منکہ محمد شریف ولد پیر محمد صاحب قوم ماگھر پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے حال قادیان بقائمی ہوشش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{42}$ ۸

احمدیہ کمپنی کے لئے مزید احمدی نوجوانوں کی ضرورت

احمدیہ کمپنی کے لئے احمدی نوجوانوں کا جو اعلان نظارت امور عامہ کی طرف سے پچھلے دنوں ہوا تھا۔ خدا کے فضل سے وہ تعداد جنوری ۱۹۴۳ء کے شروع میں پوری ہو چکی۔ جماعتہائے سیالکوٹ نے اس تعداد کو پورا کرنے میں زیادہ حصہ لیا ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے گذشتہ دنوں جو سیالکوٹ کا دورہ فرمایا تھا۔ اس کا ایک نہایت خوشکن پہلو یہ تھا کہ ہر جگہ احمدی نوجوانوں کو ان کے والدین نے خود پیش کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اب ۹۰ احمدی نوجوانوں کی مزید مانگ آئی ہے۔ جس کو ۲۸ فروری ۱۹۴۳ء تک پورا کرنا ضروری ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا ۲۵، ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ فروری کو ضلع گجرات و ضلع گوجرانوالہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل کی قیادت میں مولوی احمد خاں صاحب نسیم مولوی فاضل مبلغ۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل اور مولوی فضل الٰہی خاں صاحب کو ضلع گجرات و گوجرانوالہ کی جماعتوں میں تحریک کرنے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعتہائے ضلع گجرات اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کو پورا کرنے کی کوشش کریں گی۔

ناظر امور عامہ

تبلیغی جلسوں اور انفرادی تبلیغ کے متعلق چٹھیوں کے جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں تبلیغ کی تنظیم اور تبلیغی جلسوں کے انعقاد کی نسبت اپنے خطبات جمعہ میں تاکید فرمائی ہے۔ ان کی تعمیل میں پنجاب کی تقریباً سب جماعتوں کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تبلیغی جلسوں اور انفرادی تبلیغ کے متعلق ہدایات پر مشتمل چٹھیاں بھجوائی جا چکی ہیں۔ عہدیداران جماعت جلد از نظارت ہذا کو ان چٹھیوں کے جواب سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرنے اور مبلغین کے وفود روانہ کرنے میں تاخیر نہ ہو۔ یو۔ پی اور سی۔ پی میں مبلغین کے وفود کا دورہ شروع ہو چکا ہے۔ جن جماعتوں میں سیکرٹری تبلیغ مقرر نہ ہوا ہو وہ مقرر کر کے مرکز کو مطلع کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

کارکنان تحریک جدید وصولی کی طرف خاص توجہ کریں!

لفٹیننٹ چوہدری غلام احمد صاحب نے مہو چھاؤنی سے نئے دوستوں کو شامل کرتے ہوئے ان کے سابقہ سالوں کے وعدے بھی لئے تھے۔ ان کا اپنا سال نہم کا وعدہ -/۱۷۵ روپے دوران سال میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر جب ان کو علم ہوا۔ کہ سابقون الاولون کی پہلی صف میں آنے والے وہ ہیں۔ جو ۳۱ مارچ تک ادا کر لیں۔ آپ نے -/۱۷۵ جنوری میں ادا کئے۔ تا وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر کے زیادہ ثواب حاصل کر سکیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے سارے احباب کا چندہ ۳۱ مارچ سے [illegible] داخل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پس جماعتوں کے دوسرے کارکنوں کو بھی نہ صرف خود اپنے وعدے کی رقم ۳۱ مارچ سے قبل ادا کرنی چاہیئے۔ بلکہ اپنی جماعت کے احباب سے بھی وصول کرنے میں زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ تا انکی جماعت کے اکثر احباب سابقون الاولون کی صف اول میں آجائیں۔

(خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ایام تبلیغ اور سیرت کے جلسوں کے متعلق ضروری اعلان

نظارت دعوت و تبلیغ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت ہر سال چار دن تبلیغ اور سیرت کے جلسوں کیلئے مخصوص کر دیا کرتی ہے۔ اور ان ایام میں جماعت کے تمام افراد سے مرد ہوں یا عورت۔ جوان ہوں یا بوڑھے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے روزانہ معمولی کاروبار کو چھوڑ کر یہ تمام وقت تبلیغ کیلئے اور ان جلسوں کو ہر طرح سے کامیاب بنانے کیلئے وقف کر دیں۔ امسال ایام تبلیغ اور سیرت کے جلسوں کیلئے جو تاریخیں مقرر کیگئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ احباب جماعت اور عہدہ داران جماعت انہیں نوٹ فرمالیں:- (۱) یوم سیرۃ النبی ۱۴ امان ۱۳۲۲ ہش مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء۔

(۲) یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۲۳ ہجرت ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء

(۳) یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب ۲۵ وفا ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء

(۴) یوم سیرت پیشوایان مذاہب ۷ نبوت ۱۳۲۲ ہش مطابق ۷ نومبر ۱۹۴۳ء

امید ہے کہ احباب ان ایام کو پوری توجہ سے کامیاب بنانے کی کوشش کرینگے۔ تا پورا پورا فائدہ حاصل ہو سکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

عشرہ وصیت ۲۰ فروری تا یکم مارچ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ "الوصیت" فرماتے ہیں:-

"ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں۔ جو بہشتی ہیں۔" کیا آپ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں میں ابھی شامل نہیں جو بہشتی ہیں؟ اگر نہیں۔ تو ابھی رسالہ "الوصیت" کا مطالعہ فرمائیں۔ اور وصیت فرما کر ان لوگوں میں شامل ہو جائیے۔

خیر اندیش مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ البتہ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ اقرار کرتا ہوں کہ حصہ وصیت ماہماہ ادا کرتا رہونگا۔ اور تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی میں دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ محمد شریف مولوی فاضل محرر چنگی قادیان

گواہ شد :۔ بشیر علی عفی عنہ بقلم خود

گواہ شد :۔ زین العابدین

ضرورت

سندھ کی اراضیات میں کام کرنے کے لئے چند متدین مستعد اور تجربہ کار اسسٹنٹ منیجروں کی ضرورت ہے درخواست دہندہ کم سے کم مڈل پاس ہو۔ درخواست کے ساتھ مقامی امیر جماعت کی تصدیق ہونی چاہیئے کہ درخواست کنندہ تجربہ کار صحت مند اور زمیندارہ کام کرنے کی اہلیت۔ اور افسران بالا سے ملنے جلنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ صرف زمیندار طبقہ کے اصحاب درخواست دیں۔ تنخواہ ۳۵-۲-۲-۳-۵۰ ہوگی۔ بعض دیگر مراعات بھی دی جائینگی۔ جن سے ماہانہ آمدنی ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان ہو جائیگی۔ خواہشمند اصحاب ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ء تک درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ دارالسلام قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں قیمت ٹکیہ قرص ۲۰ عدد ۱ روپیہ ۵۰ قرص ۲ روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ریلوے کے مسافر

ریلوے سٹاف کے اس امر کی ہدایات جاری ہو چکی ہیں کہ سامان کے تمام بڑے گٹھڑوں کو بریک وین میں رکھوانے پر اصرار کریں۔ آخری وقت پر تکلیف سے بچنے کیلئے آپ کو چاہیئے۔ کہ تمام ایسے گٹھڑوں کو بریک وین میں بکنگ کیلئے بروقت پیش کریں۔

آپ کو خبردار کر دیا گیا ہے

قابل فروخت مکان

صدر انجمن احمدیہ کا ایک مکان مشتمل بر ایک کمرہ در آمدہ وسیڑھی وپردہ سے بر سقف بعمارت پختہ۔ رقبہ تقریباً چار مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان قابل فروخت ہے۔ ملکا آبنوسی لگا ہوا ہے۔ پہلے بھی اس مکان کے فروخت کئے جانیکا اعلان کیا گیا تھا مگر کسی وجہ سے فروخت کرنا ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب مختار عام صدر انجمن احمدیہ اس مکان کو بتاریخ ۲۳/۲/۴۳ بروز منگل بوقت چار بجے شام موقع پر نیلام کریں گے۔ اس وقت ایک خریدار اس مکان کی ۵۶۵ روپے نقد قیمت ادا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ جو دوست اس سے بڑھ کر خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ وقت مقررہ پر موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ سب سے بڑھ کر بولی دینے والے شخص کے نام نیلام ختم کرکے زر نیلام کا ۱/۴ حصہ نقد وصول کرکے رپورٹ بغرض منظوری صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کر دی جائیگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے بعد سودا مکمل سمجھا جائیگا۔ صدر انجمن اگر چاہے گی۔ تو سودا کو منظور کرے گی۔ اور اگر چاہے تو نامنظور کر سکتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی صورت میں بقیہ قیمت ایک ہفتہ کے اندر اندر ادا کرنی ضروری ہوگی۔ ورنہ زر پیشگی ضبط تصور ہوگا۔ اور نامنظوری کی صورت میں زر پیشگی واپس کر دیا جائیگا۔

المعلن :۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۸ فروری۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل برطانوی طیاروں نے اکیاب میں ایک گاؤں پر بم برسائے۔ دو جگہ آگ لگ گئی ہے۔ ہو کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا۔ ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ مینیو اکے اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ ایک جہاز واپس نہیں آسکا۔

قاہرہ ۱۸ فروری۔ آٹھویں فوج بن گاڈان پر قبضہ کے بعد دو دن میں مغرب کی طرف ساٹھ میل آگے بڑھ چکی ہے اور اب میرات لائن کی قلعہ بندیوں کی ایک اگلی چوکی پر جو اصل لائن سے ۳۵ میل ہے۔ پہنچ گئی ہے۔ جنوبی محاذ پر گشتی دستے سرگرم رہے۔ اتحادی طیاروں نے کریٹ میں ہرکلین کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔

لنڈن ۱۸ فروری۔ جرمن اب دونوں کی چھاؤنی لوریئنٹ سے سول آبادی کے انخلاء کا کام کل مکمل ہو گیا۔

دہلی ۱۸ فروری۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے مستعفی ہونے والے ممبران سر ہومی مودی۔ سر۔ این۔ آر سرکار اور مسٹر اینے نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ استعفےٰ کی وجہ یہ ہے کہ گاندھی جی کے برت کے بارہ میں وہ سروں سے ہمارا اصولی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ جس کی موجودگی میں ہمارے لئے مستعفی ہونے کے سوا چارہ نہ تھا۔ جتنا عرصہ ہم نے کام کیا۔ حضور وائسرائے کا سلوک ہمارے ساتھ مہربانی کا رہا ہے۔

دہلی ۱۸ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر نیوگی کا ریزولیوشن جس میں پولیس اور فوج کی بینہ زیادتیوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ رائے شماری کے بغیر مسترد ہو گیا۔ ایک ہندو ممبر نیلکنٹھ داس نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کے فیڈریشن کے حصہ کو فوراً نافذ کر دیا جائے۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں نے مسلم لیگ کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان کسی ایسی مرکزی حکومت کو منظور نہیں کرینگے۔ جو انہیں اکثریت کے رحم پر چھوڑ دے۔ ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں کے اتنے اختلاف نہیں جتنے دوسری قوموں کے آپس میں ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان اور پاکستان اپنی اپنی جگہ اتفاق سے نہ رہ سکیں۔

قاہرہ ۱۷ فروری۔ مارشل ٹموشنکو واشنگٹن میں ہیں روس میں سرخ فوج کے جارحانہ اقدام نے جو ترقی پذیر صورت حالات پیدا کر دئے ہیں۔ اس کے پیش نظر اتحادی لامحالہ یہ فیصلہ کریں گے کہ یورپ میں فوجیں اتاری جائیں۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس افواہ میں ذرہ بھی صداقت نہیں۔ کہ ہٹلر نے مسلح جرمن فوجوں کی کمان ترک کر دی ہے۔

لاہور ۱۷ فروری۔ پنجاب کے اندر قتل کی وارداتیں ۱۹۳۵ء سے سال بسال بڑھ رہی تھیں۔ لیکن ۱۹۴۱ء میں پہلی بار ان کی تعداد کم ہو گئی۔ ۱۹۴۰ء میں یہ تعداد ۱۳۰۷ تک تھی۔ لیکن سال ۱۹۴۱ء میں یہ تعداد کم ہو کر ۱۲۲۴ رہ گئی۔

دہلی ۱۷ فروری۔ انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی کا چوتھا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ نیا انتخاب ہوا۔ اور مسٹر دیوداس گاندھی (ہندوستان ٹائمز) صدر مقرر ہوئے۔ کاغذ کی قلت کی پیدا کردہ مشکلات پر بحث کی گئی۔ اور حکومت کی چند تجاویز پر غور کیا گیا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اخباروں کی قیمت اور سائز میں تبدیلی کی جائے۔

بمبئی ۱۷ فروری۔ احرار کے ایک جلسہ میں گاندھی جی کی طول عمر کے لئے دُعا اور وائسرائے کو ان کی غیر مشروط رہائی کیلئے درخواست کی گئی۔

لاہور ۱۷ فروری۔ سی آئی ڈی نے کناری بازار میں ایک ہندو کی دوکان پر چھاپا مارا اور تلاشی کے بعد گیارہ برچھیاں برآمد کیں۔ اس کے مکان کی تلاشی سے قابل اعتراض لٹریچر برآمد کرکے اسے گرفتار کیا گیا۔

امرتسر ۱۷ فروری۔ چاندی -/۱۰۲ سونا ۷۹ پونڈ ۴۳/۱۲/۷

موگا ۱۷ فروری۔ گندم فارم -/۱۱/۱۰ باجرہ ۵/۱۰/۶ روپے کی لال -/۵/۷ اردکالے -/۰/۹ مونگ سبز ۹/۲/- موٹھ ۵/۶/- بنولہ دیسی -/۱۲/۶ سرسوں -/۹/۸ تارامیرا ۶/۳/- مونگ پھلی ۱۰/۱۲/- مرچ لال -/۲۹ دال نخود -/۱۵/۹ روپے۔

لاہور ۱۷ فروری۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے کھانڈ کی قیمت فی من ۹ آنے کم کر دی ہے۔

ماسکو ۱۹ فروری۔ اوریل کا شہر ماسکو خارکوف ریلوے لائن پر جرمنوں کا آخری سٹیشن ہے۔ جس سے روسی فوج اب صرف ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک اور روسی فوج جنوب سے اس ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ جو کرسک سے آتی ہے۔ اوریل خارکوف سے دو سو میل فاصلہ پر واقع ہے۔ روسٹوف سے مغرب کی طرف بڑھنے والی روسی فوج اب ٹاگن راگ سے صرف ۲۰ میل ہے۔ یہاں اگر روسی قبضہ ہو گیا۔ تو جرمنوں کیلئے سوائے سمندر کے بھاگنے کی کوئی راہ نہ رہے گی۔

برلین ۱۹ فروری۔ ڈاکٹر گوئبلز نے ایک تقریر میں کہا کہ روسی محاذ پر جو خطرناک حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے ہر جرمن اب بخوبی واقف ہے۔ ہر ایک جرمن کو اپنا فرض پوری طرح ادا کرنا چاہیئے۔ روس میں جرمنی کو ایسا فوجی امتحان درپیش ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا امتحان پیش نہیں آیا۔

قاہرہ ۱۹ فروری۔ وسطی ٹیونیشیا میں جرمنوں نے جو حملہ شروع کیا تھا۔ اس کا زور اسوقت ختم ہو چکا ہے۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ تعطل عارضی ہے یا دشمن نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا ہے۔ سائیٹلا۔ کیسرینا اور فریانہ پر محوریوں کا قبضہ ہے دشمن نے اس حملہ میں چار ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سمندری کنارے کے رستہ کو کافی چوڑا کر لیا ہے۔ اتحادی فوجوں کی لائن کو دوسری طرف موڑ دیا ہے۔ اور ممکن ہے۔ اس سے اتحادیوں کے آخری حملہ میں کچھ تاخیر ہو جائے۔ مگر اس سے لڑائی کے آخری نتیجہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

واشنگٹن ۱۹ فروری۔ امریکن وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ وسطی ٹیونیشیا میں جو ہزیمت ہوئی ہے۔ وہ مقامی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کو نہ تو گھٹانا چاہیئے اور نہ اس بارہ میں مبالغہ آرائی سے کام لینا چاہیئے۔ اتنی بڑی مہم میں ایسی باتیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔

بمبئی ۱۹ فروری۔ جن سپیشلسٹ ڈاکٹروں نے دو روز قبل گاندھی جی کا معائنہ کیا تھا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ بمبئی کے پیش کر دی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر